اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

غلام احمد قادیانی

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار — فی پرچہ تین پیسے — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی
اسسٹنٹ ایڈیٹرز حافظ جمال احمد، نثار احمد

قیمت سالانہ پیشگی — ششماہی — سہ ماہی — بیرون ہند

جماعت احمدیہ کا مرکزی آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۱ — مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۲۵ء — یوم سہ شنبہ — مطابق رجب المرجب ۱۳۴۳ھ — جلد ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت کچھ علیل ہے۔ خفیف سی حرارت ہے۔ احباب درد دل کے ساتھ حضور کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی صحت گو پہلے کی نسبت کچھ اچھی ہے۔ لیکن ابھی پورے طور پر شفا نہیں ہوئی۔ تمام احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرماویں۔

قادیان میں ہنوز طاعون کی شکایت باقی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔

نظم

چمن احمدؐ کی بہار

(از جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری)

کس دھوم سے چمن میں ہے آئی ہوئی بہار ۔۔۔ بادہ کشوں کو تھا اسی موسم کا انتظار

ابر بہار آیا خزاں کر گئی فرار ۔۔۔ ہر برگ بن گیا ہمہ تن سبز اشتہار

اے بیقرار دل تجھے ملجائیگا قرار ۔۔۔ سرسبز ہوگا تیری تمنا کا مرغزار

دیکھ اب سحاب فضل کی پڑنے لگی پھوار ۔۔۔ سوزش مٹے گی تیری دُھلیگا ترا غبار

جاگا نصیب تیرا صبا لائی بوئے یار ۔۔۔ یعنی ہرے لحاظ سے نکلا ہے گلعذار

شبنم نے اسپہ دانۂ لولو کئے نثار ۔۔۔ اور قوت نمو نے کیا بڑھ کے پھر پیار

لالہ کھڑا ہے جام شفا ہاتھ میں لئے ۔۔۔ گلنار مفت بانٹتا ہے بادۂ انار

دی ہے شکست فاش خزاں کو بہار نے،
ہاں وہ نشان سبز لئے سرد ہے کھڑا
ذلّت پہ کفر کے تو چمیلی بھی ہنس پڑی
ایسی لہک رہا ہے گلشن احمدؐ میں آج گل
صیاد نے بھی خون بہا کر کے کیا لیا
کیا تاب آئے گلشن احمدؐ میں اب خزاں

اے دیں کی پناہ اور اسلام کے حصار
اے تاجدار مملکت حُسن و فضل و رحم
احمدؐ کے جانشین و محمدؐ کی یادگار،
احمدؐ کی شان خاص سے ہم رہتے بیخبر
گرجاتی قوم غیر مبائع کی نار میں،
گاندھی کی آندھی آئی ہر ایک شے ہلا گئی،
ترکی کی وہ خلافت منصوصہ کیا ہوئی
اے مولوی بتا وہ ترا خواب کیا ہُوا؟
کہتا تھا خلافت ترکیہ آئے گی،
محمُود کی خلافت حقہ کے سامنے،
سُنتے تھے ترکیوں کو یہ ادریس سہ بہت
معنی جو تھے خلیفہ کے وہ تو الگ رہے
محمود کے سوا نہ اولوالعزم ہے کوئی
جو اس سے پھر گیا وہ خدا سے بھی پھر گیا
یارب جہاں میں شمس کی جب تک چمک رہے
پانی میں سیل سیل میں ہے موج جب تلک

گانے لگا ہے فتح کا نغمہ ہر اک ہزار
قمری بگل بجانے میں ہے خوب ہوشیار
ولیم دی کمت کر رہنے جو پہنا ظفر کا ہار
تار حسد بھی کھنچی ہے میں ہوتی سبزہ زار
قطرہ جہاں گرا تھا بنا زعفران زار
جنگی سپاہ بن کے لڑیگا ہر ایک خار

اے کامیاب لشکر مہدی کے شہسوار
اے باعث قرار دل عاشقان زار
مقبول بارگاہ خداوند کردگار
کرتا نہ تو رموز نبوت گر آشکار
تھامے ہوئے جو رہتا نہ تو قوم کی مہار
تیرے طفیل ہم ہے مضبوط و استوار
پیغام اب بتائیے ہُوا کون شرمسار
تو جس کے پورے ہونے کا کرتا تھا انتظار
جن جن کے احمدیوں کے ہم دینگے سر اتار
نشتے تیر سے ہرن کی طرح ہو گئے فرار
اسلام کے لئے ہیں جری اور شہسوار
الفاظ کا بھی ان سے اُٹھایا گیا نہ بار
جُز اسکے اور کون اُٹھا سکتا تھا یہ بار
دنیا میں اور دین میں ہُوا وہ ذلیل و خوار
سر پر رہے خلافت محمود نور بار
بڑھتے ہی جائیں لشکر محمُودؐ کے سوار

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح

میاں محمد اسحٰق پسر بابو فخرالدین صاحب ہیڈ کلرک رسالپور چھاؤنی کا نکاح آمنہ بیگم بنت شیخ عبدالرحیم صاحب طبیب حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ساتھ مبلغ سات سو روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۲۴ء کو بعد نماز عصر پڑھایا۔

(۲) عبدالشکور خان پسر ملک فتح محمد خان صاحب نمبردار و سفید پوش دولمیال کا نکاح غلام فاطمہ بنت ملک فتح محمد خان صاحب صوبیدار دولمیال کے ساتھ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خود پڑھایا۔

درخواست دُعا

میری اہلیہ محترمہ عرصہ چھ روز سے سخت بخار میں مبتلا ہیں۔ اور حالت ابھی دن بدن رُو بہ تنزل ہے۔ بزرگان جماعت احمدیہ سے خصوصاً اور اپنی احمدی بہنوں سے عموماً دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ عبدالحکیم نیلہ

(۲) خاکسار بعض سخت مشکلات میں مبتلا ہے۔ اس لئے تمام جماعت احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ خاکسار کے لئے دردِ دل سے دعا کی جاوے۔ کہ مولا کریم ہر ایک مشکل سے رہائی دے۔ آمین۔

خاکسار مرزا محمد حسین احمدی سکنہ فتح پور۔ ضلع گجرات،

(۳) بشیر احمد اور واجد علی لنگہ ضلع گوجرات سے امتحان میں کامیابی کے لئے اپنے بزرگوں سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

دعائے مغفرت

(۱) بابو نظام الدین صاحب ملازم دفتر ریلوے لاہور کئی ماہ کی علالت کے بعد بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۲۵ء یوم الجمعہ کو انتقال فرما گئے ہیں۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

(۲) میرے دادا غلام محی الدین صاحب جو مخلص احمدی اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرانے خدام میں سے تھے۔ ۱۲ جنوری ۱۹۲۵ء بوقت دس بجے دن وفات پاگئے تمام احباب احمدیہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار فضل حق چک نمبر ۳۴۴ تحصیل جڑانوالہ

اطلاع

ہم نے واشنگ فیکٹری قادیان میں تجویز کیا ہے۔ کہ اگر لڑکے دھوبی کا کام سیکھنا چاہیں تو ان کو سکھایا جا سکتا ہے تین ماہ انکو کچھ نہیں ملیگا۔ اسکے بعد پانچ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔ پھر بتدریج بڑھایا جاتا رہیگا۔ خواہشمند احباب درخواستیں بھیجدیں۔ زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان دارالامان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۷ جنوری ۱۹۲۵ء

مسلمانوں کی حالت ایمانی
جمعیتہ علماء ہند کی زبانی

وقعت کس کی بات کو دی جاتی ہے

یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جس کو انسان اپنا ہمدرد اور خیر خواہ یقین کرتا ہے۔ اور جس کی عزت اور وقعت اس کی نگاہ میں ہوتی ہے اور جسے وہ بڑی حیثیت اور بڑے پایہ کا انسان خیال کرتا ہے اسکی باتوں کو بھی وہ وقعت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اسکی پاک نصیحتوں اور ہمدردانہ مشوروں کو طریق نجات اور باعث فلاح یقین کرتا ہے۔ لیکن ایک ایسا شخص جو ہے تو در حقیقت اس کا خیر خواہ۔ مگر اس کو اس حقیقی خیر خواہ اور دلی ہمدرد پر بدظنی اور بدگمانی ہے۔ تو چاہے وہ سنگ پارس کے ٹکڑے بھی اسکے سامنے رکھدے اور چاہے اسکی ہمدردی میں وہ اپنا جگر خون کردے۔ بلکہ اپنے خون کو بھی اسکی بہی خواہی میں پانی کر دے۔ تو وہ اسے دھوکہ اور فریب ہی تصور کریگا۔

ہم اس بات کو خوب جانتے ہیں۔ اور ہمارے دل اس بات کو پوری طرح محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے مسلمان بھائی ہماری ہمدردی سے فائدہ اُٹھانا اور ہمارے مفید مشوروں کو دل میں جگہ دینا اور ان پر عمل پیرا ہونا بلکہ ہماری بھلی باتوں کو سننا تک بھی پسند نہیں کرتے۔

محبت محبت کو کھینچتی ہے

مگر ہم انکی ایسی روش اور ایسے سلوک سے خدا کے فضل سے کبھی بھی نا امید نہیں ہوئے۔ اور ہماری ہمت کبھی بھی پست نہیں ہوئی۔ ایک ریا کار تو ایسے عمل پر کر ہمت توڑ بیٹھتا ہے مگر ہماری ہمدردی تو محض اللہ کے لئے ہے۔ نہ کسی انسان کی مدح سے ہمیں غرض ہے۔ اور نہ کسی کی مذمت سے کوئی واسطہ۔ اس لئے ہمیں اس کے فضلوں پر کامل بھروسہ ہے کہ ہمارا درد ایک دن ضرور رنگ لائے گا۔ اور ہماری للہی محبت ہمارے مسلمان بھائیوں کو مجبور کریگی۔ کہ وہ ہم سے بھی بڑھکر ہم سے محبت کریں۔ ہمیں ایسے آثار نظر آرہے ہیں۔ اور وہ دن قریب ہیں کہ ہمارے بچھڑے بھائی ہم سے آملیں گے اس دن تو جتنی خوشی ہم منائیں۔ تھوڑی ہوگی۔ مگر اب بھی جب کبھی کوئی قدم ہمارے بھولے ہوئے مسلمان بھائیوں کا ہماری طرف اور ہمارے خیالات کی طرف اُٹھتا ہے۔ تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ کیونکہ ہماری یہ آرزو ہے کہ جو نور اور بصیرت ہمیں عطا ہوئی ہے کوئی فرد بھی اسکے پانے سے محروم نہ رہے۔

جمعیتہ علماء ہند کے صدر جلسہ

حال ہی میں جمعیتہ علماء ہند کا ایک خصوصی اجلاس مراد آباد میں منعقد ہوا تھا جس کے صدر جیسا کہ ہمعصر وکیل ۱۵ جنوری کے پرچہ میں لکھتا ہے "مولانا ابو المحاسن محمد سجاد نقشبندی نائب امیر شریعت صوبہ بہار و اڑیسہ" منتخب کئے گئے۔ جس شخص کو علماء اپنی متفقہ رائے سے اپنا صدر مقرر کریں۔ خصوصاً ایسے زمانہ میں جبکہ ہر کس و ناکس "ہمچو من دیگرے نیست" کا مصداق ہو رہا ہو۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کے نزدیک اس سے بڑھکر قابل وقعت انسان دوسرا کون ہو سکتا ہے۔ اس لئے صاحب صدر موصوف کی جو قدر ان کے دل میں ہونی چاہیئے۔ وہ بالکل ظاہر ہے۔ صاحب موصوف نے اپنے خطبہ صدارت میں نزول مصائب و آلام کا ذکر کرتے ہوئے مسائل حاضرہ میں سے بحث و تمحیص کے لئے سب سے پہلے مسئلہ خلافت کو لیا اور فرمایا کہ "سنین ماضیہ کی نسبت اب یہ مسئلہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ خلافت مقدسہ کو پہلے صرف غیر مسلم تباہ و برباد کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اب مسلمانوں نے اسے تاخت و تاراج کر دیا ہے" اور اس وقت اسلامی دنیا بلا خلیفہ زندگی بسر کر رہی ہے" اور تنسیخ خلافت کا اصلی سبب بتاتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی جسمیں آنحضرت نے فرمایا کہ مسلمان یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلیں گے۔ پھر صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ

انکشاف حقیقت

"اس مرض کا حدوث آج سے نہیں۔ بلکہ آج سے بہت پہلے شروع ہو چکا ہے۔ مسلمانوں نے پہلے انفرادی زندگی میں یہود و نصاریٰ کی اتباع کی۔ اور اب اجتماعی زندگی میں یہود و نصاریٰ کی اتباع کرنے لگے۔ اور اسی کا نتیجہ تنسیخ خلافت ہے"

آخر کار تم ہوئے قائل
لیک بعد از ہزار دشواری

ہم گذشتہ پرچوں میں مسلمانوں کی تنظیم کی حقیقی راہ بتاتے ہوئے اپنے مسلمان بھائیوں کے متعلق اپنے درد اور ہمیشہ اپنے مخلصانہ مشوروں کی یاد دہانی کرا چکے ہیں۔ اسلئے خواہ ہمارے بھائی کان دھریں یا نہ دھریں۔ ان کی ہمدردی طبعاً ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اب جبکہ انہوں نے پھر ہماری طرف قدم بڑھانے کی ہمت اور کوشش کی ہے۔ تو ہم ہمدرد بھائیوں کی طرح پھر ان کا ہاتھ پکڑیں۔

صدر موصوف نے مسلمانوں کے متعلق جو رائے جمعیتہ علماء کے سامنے پیش کی۔ انہوں نے اپنے سکوت سے ان کی رائے پر جو حقیقت اور واقعات پر مبنی تھی۔ مہر صداقت ثبت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ آخر جو بات ہم کہتے تھے۔ وہی صحیح نکلی کیونکہ سلسلہ احمدیہ پچاس سال سے اس کا اعلان کر رہا ہے۔ اور بتلا رہا ہے۔ کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق یہود و نصاریٰ کی اتباع اور پیروی اختیار کرلی ہے۔ اگر وہ چوکس نہیں ہونگے۔ تو تئے دن ان کو یہود کی طرح ذلت و ادبار کا مُنہ دیکھنا پڑیگا۔ لیکن ہم پر چونکہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو بدظنی ہے۔ اس لئے ہمارے مُنہ سے اس حقیقت کا اظہار ان پر ناگوار گذرتا تھا۔ کیونکہ ہماری بھلی بات بھی ان کو بُری معلوم دیتی ہے۔ اور ہماری محبت کو بھی وہ تعصب اور عناد پر محمول کرتے ہیں۔

اپنے بھائی کو اسکی بُرائی پر آگاہ کرنا دشمنی نہیں دوستی ہے

مگر صدر صاحب موصوف نے ان الفاظ کو دُھرا کر اور ان کا اعلان کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ جو کچھ بانی سلسلہ احمدیہ نے مسلمانوں کے متعلق کہا تھا وہ بالکل بجا اور درست تھا۔ اور جس طرح صاحب صدر کے مُنہ سے یہ الفاظ ان کے تعصب پر دلالت نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے اندر مسلمانوں کی ہمدردی کا رنگ رکھتے ہیں۔ اسی طرح سلسلہ احمدیہ اور اس کے بانی کے مُنہ سے بھی وہ الفاظ کبھی بھی تعصب اور عناد کے نتیجہ میں نہیں نکلے۔ بلکہ وہ بھی اپنے اندر ہمدردی رکھتے ہیں۔ تاکہ مسلمان اس مرض سے واقف ہو کر اس کے تدارک کی فکر میں لگ جائیں۔ گو نصف صدی کے بعد ہمارے مسلمان بھائی ہماری اس رائے کے ساتھ متفق ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے لئے اپنے بھائیوں کی ہمدردی میں اتنی کامیابی بھی نہایت خوشی کا موجب ہے۔ اور ہمارا نخل امید اور بھی پھل لانے کے قریب ہو گیا ہے۔

دوسرا قابل غور امر

اب اس مرحلہ کے طے پا جانے کے بعد کہ مسلمان اب اجتماعی صورت میں یہود اور نصاریٰ کے پیرو ہو گئے ہیں۔ یہ امر قابل غور ہے۔ کہ اس مرض کا علاج کیا ہے۔ اس کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ یہودی جب اصل یہودیت سے دُور جا پڑے اور ان کا شیرازہ درہم برہم ہو گیا۔ اور نصاریٰ جب

حقیقت نصرانیت سے دُور جا پڑے۔ اور ان کا اتحاد جاتا رہا۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کے مرض کے لئے کیا نسخہ تجویز کیا۔ ظاہر ہے کہ یہود کی اصلاح کے لئے بھی ایک خلیفۃ اللہ آیا۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ اور یہود کیساتھ جب نصاریٰ بھی بگڑ گئے تو ان دونوں کی اصلاح کے لئے بھی خلیفۃ اللہ ہی آیا۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جو جامع جمیع کمالات انبیاء ہونے کی وجہ سے یہودیوں کے لئے مثیل موسےٰ اور عیسائیوں کے لئے مثیل مسیح تھے۔ جیسا کہ کما ارسلنا الی فرعون رسولًا سے ظاہر ہے۔ اور مسیحیت موسویت میں شامل ہے کیونکہ مسیح ناصری موسیٰ کی شریعت کے خادم تھے۔ اب جبکہ مسلمان یہودیت اور نصرانیت دونوں کے جامع ہو گئے ہیں تو ان کی اصلاح کے لئے بھی خلیفۃ اللہ کا ہونا ہی ضروری ہے۔ جو بروز محمدؐ ہونے کی وجہ سے یہ دونوں شانیں بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ کیونکہ اب مسلمانوں کی یہودیت اور نصرانیت کا مفہوم صرف یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کی طرح اب ان کا بھی خدا سے کچھ تعلق نہیں رہا۔ اور وہ تعلق بغیر کسی ایسے خلیفہ کے جو شرف مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ قائم اور بحال ہونا ناممکن ہے۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس موقعہ پر یہ دھوکہ لگتا ہے۔ اور وہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان جب یہود و نصاریٰ کا رنگ اختیار کر لیں گے۔ تو ان کی اصلاح کے لئے مسیح ناصری دوبارہ خلیفۃ اللہ ہو کر آئینگے۔ لیکن اگر وہ ذرا تدبر سے کام لیں۔ تو یہ خیال بالکل خام ثابت ہوگا ۔

مثیل یہود کے لئے مثیل مسیح چاہیئے

کیونکہ جب مسلمان اصلی یہود اور نصاریٰ نہیں۔ بلکہ ان یہود کے مثیل ہیں۔ جو مسیح ناصری کے وقت تھے یا ان نصاریٰ کے مثیل ہیں۔ جو آنحضرتؐ کے وقت تھے۔ تو پھر ان کی اصلاح کے لئے خلیفۃ اللہ بھی پہلے خلیفوں کا مثیل ہونا چاہیئے۔ اور اسی بناء پر آنحضرتؐ نے اس آنیوالے کو کہیں مسیح کا لقب دیا ہے۔ اور کہیں محمدؐ کا۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ وہ میری قبر میں دفن ہوگا۔ اور اس سے یہ مراد نہیں کہ نعوذ باللہ آنحضرتؐ کی قبر کو شہید کر کے آنے والے کو اس میں دفن کیا جائیگا۔ بلکہ آنحضرتؐ نے اپنے اور اس کے درمیان سے دوئی اٹھانے کے لئے ایسے کلمات فرمائے ہیں۔ عام طور پر تو لوگ کہتے ہیں کہ ہر ایک نے اپنی اپنی قبر میں جانا ہے۔ یعنی اپنے اپنے اعمال کے مطابق سلوک ہوگا۔ لیکن آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔ کہ آنے والا میرا بروز کامل ہونے کی وجہ سے میرے ساتھ متحد فی العمل ہوگا۔ اس لئے اسکو مجھ سے علیحدہ وجود نہ سمجھنا۔ اس کے کام میرے ہی کام ہونگے

اور اس کی حرمت میری حرمت ہوگی۔ یہ دوسرا مرحلہ ہے جسکو ایک حق بین نگاہ بآسانی طے کر سکتی ہے۔ صدر صاحب کا یہ خیال کہ مسلمانوں نے خلافت مقدسہ کو تباہ و برباد کر دیا ہے ہمارے نزدیک درست نہیں

خلافت مقدسہ

کیونکہ خلافت حقہ اور مقدسہ اصل میں وہی ہو سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کی جائے اور اپنے ساتھ منجانب اللہ وحی و الہام کا یقینی اور قطعی ثبوت رکھتی ہو۔ ایسی خلافت کو انسانی ہاتھ برباد نہیں کر سکتے اور مسلمانوں کی ایسی نازک حالت میں انسانوں کی تجویز کردہ خلافت ہرگز مفید نہیں ہو سکتی۔ جس خلافت نے یہود و نصاریٰ میں کام کیا۔ وہی خلافت اب مثیل یہود اور نصاریٰ میں کام کر سکتی ہے۔ یعنی وہ خلافت جو اپنے ساتھ وحی الٰہی کا یقینی پہلو رکھتی ہو۔ اور اس کے مقابلہ میں انسانوں کی تجویز کردہ خلافت کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ سورج جب نصف النہار پر ہو۔ اس وقت ایک چراغ جلا کر کوٹھڑی میں بند کر دینا بے فائدہ ہے کیونکہ لوگ اس سے کچھ نفع حاصل نہیں کر سکتے۔ اور اگر اس کو کوٹھڑی سے نکالکر باہر رکھا جائے۔ تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اگر کوئی بے شرمی سے خود نہ بجھائے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ تیز ہوا کے جھونکے اسے بجھا دیں۔ پس اس وقت جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے خلافت حقہ قائم کر دی گئی۔ ناممکن تھا۔ کہ انسانوں کی بنائی ہوئی خلافت قائم رہتی۔

خلافت ترکیہ کی تباہی میں حکمت الٰہی

ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے اصل خلافت کی طرف توجہ نہ کی اور اپنی بنائی ہوئی خلافت پر نازاں رہے تو خدا تعالےٰ نے انہی کے ہاتھوں سے اس کو بھی برباد کرا دیا۔ اور اس میں بھی ارادہ الٰہی یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کا مطمح نظر بدل جائے۔ اور خدا کی قائم کردہ خلافت کی طرف ان کی توجہ منعطف ہو جائے۔ کیونکہ ایک چیز کہ جس میں انسان ہمہ تن مشغول ہو۔ جب تک وہ نگاہ سے اوجھل نہ ہو۔ دوسری طرف وہ التفات نہیں کر سکتا پس ہم تمام برادران اسلام کو بشارت دیتے ہیں۔ کہ اسلامی دنیا خلافت حقہ سے خالی نہیں۔ اور نہ کبھی ہوئی بغداد کی تباہی کے وقت بھی ایها الکفار اقتلوا الفجار کا الہام سنانے والا موجود تھا۔ پس حسب وعدہ قرون ماضیہ کی طرح خلافت تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس صدی میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں عرصہ ہوا۔ قائم ہو چکی ہے۔ اب اس سے وقت پر متمتع ہونا نہ ہونا یہ ہمارے اہل اسلام بھائیوں کا کام ہے

کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

ہر خلافت کو اسکی شان کے مطابق درجہ دینا چاہیئے

خدا کا ارادہ تو پورا ہو کر رہے گا۔ اور ضرور ہے کہ یہ خلافت اعظم بھی قرون اولیٰ کی طرح اپنے کامل متبعین کے ذریعہ قرون ثلٰثہ تک برابر نشو و نما پاتی رہے حتےٰ کہ لیظھرہ علی الدین کلہ کا نظارہ دنیا دیکھ لے کیونکہ تکمیل ہدایت اور شریعت کے بعد یہ خلافت تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے قائم کی گئی ہے۔ خلافتیں خدا کی بیعت ہیں۔ دین کے لحاظ سے بھی اور دنیا کے لحاظ سے بھی۔ اور ہر ایک خلافت ایک درجہ رکھتی ہے۔ دنیا کے لحاظ سے بڑی خلافت وہ ہوتی ہے۔ جو بادشاہ کو ملتی ہو باقی حکام کی خلافتیں اس کے ماتحت ہوتی ہیں۔ جو اس کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر کبھی قائم نہیں رہ سکتیں۔ اور دین کے لحاظ سے بڑی خلافت نبوت ہے۔ اور باقی اولیاء و ابدال اور مجددین کی خلافتیں اس کے ماتحت ہوتی ہیں اور نور نبوت سے ہی روشنی پاتی ہیں۔ اور نبی اس شان کا خلیفۃ اللہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی حکومت بھی اس کے مقابلہ پر کھڑی ہو کر سلامت نہیں رہ سکتی۔ گو بادشاہ بھی خلیفۃ اللہ ہی ہوتا ہے۔ اور ہمارے نبی مدنی تو اس شان کے خلیفۃ اللہ تھے۔ کہ موسیٰ و عیسیٰ بھی زندہ ہوتے۔ تو بغیر آپ کی اتباع کے اپنا نور نبوت قائم نہ رکھ سکتے۔

پس ہمارے مسلمان بھائی تو بزعم اپنے ترکوں کی دینی خلافت کے برباد ہونے پر افسوس کر رہے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ انصاف کریں۔ تو اس خلافت کو دین سے کچھ مس ہی نہ تھی مگر ہمیں تو ان کی دنیوی خلافت کی بھی فکر ہے۔ کیونکہ سنت اللہ یہی ہے۔ کہ کمزور زبردست کے مقابلہ پر آکر ہمیشہ شکست کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی۔ کہ کسی کو اس کی خدا داد شان سے بڑھکر مرتبہ دیا جائے۔ اس لئے اب سلامتی اسی میں ہے۔ کہ اس زمانہ کے خلیفۃ اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیدیا جائے جسکی خلافت چودہویں صدی کے لئے بدر تام کا حکم رکھتی ہے۔ اب سب خلافتیں اس بڑی خلافت کے ماتحت ہی نشو و نما حاصل کر سکتی ہیں۔ خواہ کوئی بادشاہ ہے یا نواب۔ اور خواہ کوئی غوث ہے یا قطب کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کے وجود کو اپنا وجود قرار دیا ہے۔

ہمیں اخبار مدینہ میں صدر کے اس اظہار افسوس پر بھی افسوس ہی ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ ایک خلیفہ اسلام نے الماس کا ٹکڑا کھا کر اپنی خودکشی کر کے اہل اسلام کو خلافت کی نعمت سے محروم کر دیا۔ تعجب ہے

ایک اعتراض کا جواب

لا نبی بعدی کی تشریح

غیر احمدی اصحاب کی طرف سے سب سے بڑا اعتراض ہم پر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو کس طرح پر نبی مان لیویں۔ جب کہ رسول کریم نے خود فرمایا ہے۔ لا نبی بعدی۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اگرچہ اس حدیث کے بہت جوابات شائع ہو چکے ہیں مگر ایک جواب خدا تعالےٰ کی توفیق سے یہ عاجز بھی پیش کرنا چاہتا ہے۔ جو اس اعتراض کو بفضلہ تعالےٰ بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دے گا۔ و ہو ہذا

غیر احمدی اصحاب زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں ایک تو لا نفی جنس کا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہر قسم کا نبی نیا ہو یا پرانا مستقل ہو یا غیر مستقل۔ ظلی ہو یا بروزی رسول کریم کے بعد نہیں آسکتا۔ دوسرے یہ کہ بعدی سے مراد قیامت تک کا زمانہ ہے۔ کیونکہ لفظ "بعد" عام ہے کسی خاص وقت کے لئے مقید نہیں ہے۔ جب عام ہوا۔ تو اس کی عمومیت کم از کم قیامت تک جائے گی۔ اس لئے اس کے یہ معنے ہوئے۔ کہ رسول کریم فرماتے ہیں۔ میرے بعد قیامت تک مذکورہ بالا انبیاء کی قسموں سے کسی قسم کا نبی بھی نہیں آسکتا۔ اس کا جواب حسب ذیل ملاحظہ فرمادیں:۔

اللہ تعالےٰ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے۔ سورہ سجدہ پارہ ۲۱ع۱۵۔ ام یقولون افتراہ بل ھو الحق من ربک لتنذر قوما ما اتاھم من نذیر من قبلک لعلھم یھتدون۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ جھوٹ بنا لیا ہے۔ بلکہ یہ قرآن تو حق ہے۔ تیرے رب کی طرف سے تاکہ تو ڈراوے ایسی قوم کو کہ جن کے پاس تجھ سے پیشتر کوئی نبی نہیں آیا۔ تاکہ وہ ہدایت پالیں۔ اعتراض یہ تھا۔ کہ لا نفی جنس کا ہے۔ دوسرے بعدی بوجہ مطلق ہونے کے قیامت تک کے زمانہ کو اپنے اندر لیتا ہے۔

اس آیت میں لا نبی کے مقابلہ پر ما اتاھم من نذیر رکھو۔ تو گویا یوں کہو۔ کہ لا نبی اور ما من نبی دو فقرے ہیں۔ اب انصاف خود ہی کر لو۔ کہ لا نبی کی نفی عام ہے۔ یا ما من نبی کی۔ قرآن میں اس کی مثال سن لیجئے۔ لا الٰہ الا اللہ۔ دوسری جگہ فرمایا۔ ما من الٰہ الا اللہ (ال عمران ع ۶) اگر آپ زیادہ نہیں مانتے۔ تو کم از کم برابر ہی سہی۔ اب آیت ما اتاھم من نذیر کے یہ معنے ہوئے۔ کہ نہیں آیا ان کے پاس کسی قسم کا نبی ظلی ہو یا بروزی مستقل ہو یا غیر مستقل۔ شارع ہو یا غیر شارع۔

دوسرا اعتراض یہ تھا۔ کہ بعدی سے قیامت تک کا زمانہ مراد ہے۔ کیونکہ لفظ "بعد" اپنے اندر عمومیت رکھتا ہے۔ جو کم از کم قیامت تک جا سکتا ہے۔ جب تک کہ اس کو کسی غایت کے ساتھ مقید نہ کیا گیا ہو۔ اس کے مقابل کا لفظ اللہ تعالےٰ من قبلک بیان فرماتا ہے۔ کہ تجھ سے پہلے۔ اس آیت میں بھی "قبل" کا لفظ عام ہے۔ اور جب قبل کا لفظ کسی حد کے ساتھ محدود نہ کیا جاوے۔ تو زیادہ نہیں۔ تو کم از کم آدم علیہ السلام کے زمانہ تک تو ضرور جانا چاہیئے۔ کیونکہ جب بعد کا لفظ قیامت تک جا سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ قبل کا لفظ کم از کم آدم علیہ السلام کے زمانہ تک اپنے اندر عمومیت نہ رکھے۔

اب تمام آیت کے یہ معنے ہوئے۔ تاکہ اے نبی تو ڈراوے ایسی قوم کو کہ جن کے پاس آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر تیرے زمانہ تک مذکورہ بالا انبیاء کی قسموں سے کوئی نبی بھی نہیں آیا۔ اب کیا یہ صحیح ہے۔ کہ نبی کریم سے پیشتر کوئی نبی نہیں آیا۔ آپ کی تسلی کے لئے ایک اور آیت پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

سورہ یٰس رکوع ع۱ لتنذر قوما ما انذر آباءھم فھم غافلون۔ ترجمہ۔ تاکہ ڈراوے تو ایسی قوم کو۔ کہ جن کے آباء و اجداد کبھی نہیں ڈرائے گئے۔ پس وہ غافل ہی رہے۔ پہلی آیت میں تو یہ کہا جا سکتا تھا۔ کہ قوم سے رسول کریم کے زمانہ کے لوگ مراد ہیں۔ مگر اس میں تو واضح طور پر بیان فرما دیا۔ کہ ما انذر آباءھم۔ کہ ان کے باپ دادوں کے پاس بھی کوئی نبی نہیں آیا۔ اور اب کا لفظ بلحاظ لغت آدم علیہ السلام تک جاتا ہے۔ کیا پھر قرآن کریم میں مذکور نہیں کہ جب ان لوگوں کو ایمان لانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ انا وجدنا آباءنا علےٰ امۃ و انا علےٰ آثارھم مقتدون جس کا جواب ان کو یہ دیا گیا ہے۔ اچھا اگر تم اپنے آباء اجداد کے مذہب پر ہی چلنا چاہتے ہو۔ تو پھر تمہارا باپ تو ابراہیم ہے۔ ملۃ ابیکم ابراھیم۔ پھر ملاحظہ ہو تفسیر فوز الکبیر صـ۲۔ اما مشرکین خود را حنفا می گفتند۔ و دعوے تدین بملت ابراہیمی مے کردند۔ الخ۔ مشرکین اپنے آپ کو حنفا کہتے تھے۔ اور اس بات کا دعویٰ کرتے تھے۔ کہ ابراہیم کے مذہب پر کاربند ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا یہ صحیح ہے کہ رسول کریم سے پیشتر آدم علیہ السلام تک کے زمانہ میں کوئی نبی نہیں آیا۔ اگر آئے تو پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اے محمد تجھ سے پہلے آدم علیہ السلام تک کوئی نبی نہیں بھیجا۔ تو آپ نے کہاں سے نکال لیا۔ کہ نبی آتے رہے۔ اور اگر کہو۔ کوئی نبی نہیں آیا تو یہ واقعہ کے خلاف ہے۔ اور قرآن کریم میں بار بار فرمایا گیا ہے۔ کہ ہم نے انبیاء متواتر بھیجے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا ہے۔ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ و لکل امۃ رسول۔ اور فرمایا۔ و لقد اتینا موسی الکتب و قفینا من بعدہ بالرسل۔ پس ماننا پڑے گا۔ کہ ضرور ہزاروں نبی آئے۔ ورنہ آیات میں تضاد واقعہ ہو گا۔

نیز جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم سے ۶۰۰ سو سال قبل عیسےٰ نبی نظر آتے ہیں۔ جن کی دوبارہ آمد کے آپ منتظر ہیں۔ پس اگر یہ صحیح بات ہے۔ اور یقیناً صحیح ہے۔ کہ رسول کریم سے ۶۰۰ سو سال پیشتر عیسےٰ علیہ السلام نبی گذرے ہیں پس جب آپ نے باوجود قرآن کے بتصریح ما اتاھم من نذیر من قبلک فرما دینے کے اس عموم کو ۶۰۰ سال پر جا کر بند کر دیا اور نہ صرف ایک بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو بلا دھڑک مان لیا۔ تو پھر اگر لا نبی بعدی کی حدیث کے ہوتے ہوئے۔ جو کہ رسول کریم نے کسی اور مطلب کے لئے بیان فرمائی ہے۔ ۱۳ سو سال بعد صرف ایک نبی آجاوے۔ تو کون حرج واقع ہو جاتا ہے۔ فاعلموا و تدبروا۔

خاکسار عبد الغفور (مولوی فاضل)

عورتوں کی حالت کی اصلاح

(جنابہ شاہ بانو بیگم کے قلم سے)

خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثےٰ۔ کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت خدا تعالےٰ نے دونوں جنسوں کے لئے میدان عمل و ترقی وسیع بنایا ہے۔ اور اسلام چاہتا ہے۔ کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح اس سے وافر حصہ لیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ علم ہی تمام ترقیات کا خزانہ ہے۔ اس لئے جب تک عورتیں بھی علم میں ترقی نہ کریں۔ اس وقت تک ہر دو کی زندگی کی گاڑی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی نسل کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے ایک پہیہ کی گاڑی کام دے سکتی ہے۔ باوجود اس کے کہ مذہبی طور پر صرف اسلام ہی تعلیم نسواں پر زیادہ زور دیتا ہے۔ مگر افسوس کہ غیر اقوام کے مقابلہ میں اہل اسلام کی گاڑی کا ہی دوسرا پہیہ سخت قابل مرمت ہے۔ بلکہ یہ کہو۔ کہ دوسرا پہیہ ہے ہی نہیں۔ ہمارے پاس ایک خاتون نے ایک اپیل ارسال کی ہے جسے ہم مناسب اصلاح کے ساتھ بخوشی درج اخبار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اسلامی تعلیم کے مطابق عورتیں بھی علم میں ترقی کر کے مردوں کی دست بازو بنیں۔ اور اپنی نسلوں کو کامیاب بنائیں۔

(اسسٹنٹ اڈیٹر)

محترمہ شاہ بانو بیگم صاحبہ نے ایک اثر انگیز اپیل کے دوران میں جو ہندوستانی خاتونوں کو مخاطب کر کے کی گئی ہے حسب ذیل لکھا ہے:۔

ہندوستان انگلستان کی نسبت بڑا ملک ہے۔ اور اس میں ایسے لوگ آباد ہیں۔ جو مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے کے باعث مختلف خصوصیات۔ مختلف مذاہب اور مختلف رسم و رواج رکھتے ہیں۔ لیکن عورتوں کی اصلاح اور ترقی کا مسئلہ سب کے نزدیک مشترک ہے۔ اگر ہندوستانی خواتین جو مال و دولت کی مالک ہیں۔ اس مسئلہ کو خلوص دل سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہندوستان بھر کی عورتوں کی خامیوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کا تہیہ کر لیں۔ تو اختلاف نسل و مذاہب اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کی دوری اور مسافت ان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ وہ بڑے پیمانہ پر متحدہ طریق سے کوشش کر کے ہندوستان کے تمام مرکزی مقامات میں رفاہ عام اور سوشل کام کے لئے سوسائٹیاں قائم کر سکتی ہیں۔ اور مناسب وقت آنے پر یہی سوسائٹیاں کم اہمیت رکھنے والے مقامات میں بھی وسعت پذیر ہو سکتی ہیں:۔

اس ضمن میں سب سے پہلے جو امر قابل توجہ ہے۔ وہ تعلیم نسواں کی توسیع ہے۔ اس کے بعد اصلاح صحت کا سوال آتا ہے۔ جو تعلیم کے سوال سے کم اہمیت نہیں رکھتا۔ لیڈی ہارڈنگ نے سب سے پہلے اس کام کو بڑے پیمانے پر چلایا تھا۔ اور بہت سی ممتاز خاتونوں نے اس تحریک میں ان کا ہاتھ بٹایا تھا۔ مگر اس کا دائرہ کار ابھی بہت وسعت چاہتا ہے۔ ہندوستان میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے مقامات ہیں۔ جہاں باقاعدہ طبی امداد کا کوئی انتظام نہیں۔ حالانکہ طبی امداد زندگی کی ابتدائی ضروریات میں سے ہے۔ طبی امداد کا قرار واقعی انتظام نہ ہونے کے باعث عورتوں کی جسمانی صحت کمزور ہوتی جاتی ہے۔ جس سے ان کی دماغی طاقت بھی ضعف و انحطاط پر ہے:۔

تیسرا کام افلاس کا مقابلہ کرنا ہے۔ یہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ عورتوں کو ایسے کاموں کی تعلیم دی جائے۔ جو ان سے بآسانی ہو سکیں۔ اور جفاکشی کے بغیر معقول آمدنی کے کفیل بن سکیں۔ ان میں بہت سی خانگی صنعتیں۔ مثلاً کاڑھنا، بیس بنانا۔ دستی کھڈیوں سے کپڑا بننا شامل ہیں۔ جو ان کی صحت کو خراب کئے بغیر خاص آمدنی کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ رفاہ عام کے کاموں میں حصہ لینے والی خاتونوں کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ وہ گراں قدر چندہ دینے کے بعد کام میں دلچسپی لینا بند کر دیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس سکیم کو کامیاب بنانے میں مستعدانہ طریق سے حصہ لیتی رہیں۔ معزز زن و مرد کی قائم کردہ مثال خواہ وہ اچھی ہو یا بری بہت اثر انگیز ہوتی ہے۔ پس اگر سربرآوردہ بیدار مغز خاتونیں اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے میدان میں نکل آئیں۔ تو عام عورتوں میں سوشل کام کرنے کا جوش بھڑک اٹھے گا۔ اور اس کا نتیجہ بہت دور رس ہو گا مثال کے طور پر یوں سمجھئے۔ کہ اگر ممتاز خاندانوں کی خواتین سکولوں میں تعلیم دینے کا کام اپنے ذمے لیں۔ تو تعلیمی اصلاح کے کام میں بہت مدد ملے گی۔ اور ہر طبقہ کی عورتیں اس کام کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ اگر ہم ہندوستان کی تاریخ قدیم پر نظر ڈالیں۔ تو ہمیں معلوم ہو گا۔ کہ جو عورتیں علوم اور فنون میں ممتاز ہوئی ہیں۔ وہ اعلےٰ خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ان کی قائم کردہ نظیر کی دوسری عورتوں نے تقلید کی۔

میں اسلامی تاریخ میں صرف دو نام شمار کراؤں گی۔ حضرت عائشہ چرخہ کاتنے کا کام کرتی تھیں۔ اور دوسری حضرت زینب چمڑوں کو رنگ کر غربا و مساکین کے لئے فروخت کیا کرتی تھیں یہ دونوں بیبیاں ہمارے پیغمبر کی زوجہ محترمہ تھیں۔ اگر دولتمند خاتونیں ایسی مثال قائم کریں۔ تو ہندوستانی عورتوں کا احیاء یقینی ہے:۔

ہندوستان میں پارسیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ لیکن ان کی پبلک سپرٹ منتظم خیرات اور مجلس اصلاح جہاں کی بڑی بڑی قوموں کو شرمندہ کر سکتی ہے۔ دنیا کے ہر ملک و قوم کا مستقبل زیادہ تر آئندہ نسل کی جسمانی اور دماغی قابلیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اور نسل کو پرورش کر کے نشو و نما دینا عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے نوع انسان کی ترقی اور بہبودی کے لئے زیادہ تر عورتیں ذمہ دار ہوتی ہیں۔ ہمارے ملک میں جو مفلس اور جاہل عورتیں ہیں۔ ان کے افلاس اور جہالت کی ذمہ داری ان خاتونوں پر ہے۔ جو دولت اور وقت سے بہرہ اندوز ہونے کے باوجود ان کی امداد سے گریز کرتی ہیں:۔

راقمہ۔ کرشن کماری۔ گوال منڈی۔ لاہور

استفسار قابل توجہ اڈیٹر اہلحدیث و اہلسنت

خدا تعالےٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلعم کو فرماتا ہے۔ لتنذر قوما ما اتاهم من نذير من قبلك لعلهم يهتدون۔ کہ ہم نے قرآن بصورت وحی تجھ پر اس لئے نازل کیا ہے۔ تاکہ ڈرائے تو اس قوم کو جس کی طرف تجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا۔ تاکہ ان کو بھی ہدایت نصیب ہو اب سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ کیا نبی کریم صلعم تمام قوموں کے لوگوں کی طرف نبی اور نذیر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یا کسی خاص قوم کی طرف:۔

پہلی صورت اگر تو آپ کو تمام جہان کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور تمام جہان کے لوگ آپ کی قوم اور امت دعوت ہیں۔ جیسا کہ دوسری جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما ارسلنك الا كافة للناس بشيرا و نذيرا۔ کہ ہم نے تجھے تمام لوگوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ تو پھر ما اتاهم من نذير من قبلك کا مفہوم واقعات اور قرآنی دیگر آیات کے خلاف ٹھیرتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت سے پہلے بکثرت دنیا میں نبی آ چکے ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد ارسلنا رسلا من قبلك (سورہ رعد) کہ ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے۔ پس قوم سے مراد امت دعوت لیتے ہوئے خدا تعالےٰ کا آنحضرت کو یہ فرمانا کہ تجھ سے پہلے انکی طرف کوئی رسول نہیں آیا۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ یعنی ایک جگہ تو خدا تعالےٰ آنحضرت کو فرماتا ہے۔ کہ تجھ سے پہلے کوئی رسول ان کی طرف نہیں آیا۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ کئی رسول آئے ہیں۔ غیر احمدی مولوی صاحبان کے نزدیک اس کی کیا تطبیق ہو سکتی ہے:۔

دوسری صورت اور اگر لتنذر قوما سے مراد امت دعوت تمام جہان کے لوگ نہیں۔ بلکہ خاص قوم اہل عرب مراد ہے۔ جنکی طرف یہ سمجھ لیا جاوے۔ کہ آنحضرت سے پہلے کوئی رسول نہیں آیا۔ جس کے ثبوت میں غیر احمدی مولوی صاحبان مندرجہ ذیل آیت بھی پیش کر سکتے ہیں۔ وقال الذين كفروا للحق لما جاءهم ان هذا الا سحر مبين وما اتيناهم من كتب يدرسونها وما ارسلنا اليهم قبلك من نذير۔ کہ جس وقت کافروں کے پاس آنحضرت حق لے کر آئے۔ تو انہوں نے اسے سحر کی طرف منسوب کیا۔ اور ہم نے ان کو کوئی کتاب نہیں دی۔ جس کو وہ پڑھتے ہوں اور نہ انکی طرف تجھ سے پہلے ہم نے کوئی نذیر بھیجا:۔

تو پھر ایک مشکل یہ پیش آتی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کی عمومیت نہیں رہتی۔ اور آپ کی نبوت صرف اہل عرب تک محدود ہو جاتی ہے۔ جو کہ وما ارسلنٰك الا كافة للناس کے منشاء کے خلاف ہے۔ اور دوسری مشکل یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ ولكل امة رسول اور فرماتا ہے۔ ان من امة الا خلا فيها نذير اور فرماتا ہے۔ انما انت منذر ولكل قوم هاد۔ کہ کوئی قوم اور امت ایسی نہیں گذری جس میں خدا کا کوئی رسول اور نذیر نہ آیا ہو۔ تو پھر اہل عرب اس حصر سے باہر کس طرح رہ سکتے ہیں۔ کیا کم از کم مشرکین عرب کو ملت ابراہیمی پر ہونے کا دعویٰ نہ تھا۔ اور حضرت ابراہیم نبی نہ تھے۔ پس اس دوسری صورت میں بھی جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور جو اختلاف آیات میں واقعہ ہوتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب خصوصیت کے ساتھ توجہ فرما کر حل اور تطبیق فرماوینگے کیونکہ اہلحدیث کو قرآن دانی اور قرآن فہمی کا زیادہ دعویٰ ہے:۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہونیوالوں کی فہرست

بقیہ ماہ دسمبر ۱۹۲۴ء

۱۴۱۱ - محمد شریف صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۴۱۲ - ریشم زوجہ عبداللہ صاحب 〃 〃
۱۴۱۳ - علی محمد صاحب 〃 〃
۱۴۱۴ - حسین بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۴۱۵ - محمد حسین صاحب 〃 〃
۱۴۱۶ - غلام قادر صاحب 〃 〃
۱۴۱۷ - بھاگ صاحب 〃 〃
۱۴۱۸ - جواہر صاحب 〃 〃
۱۴۱۹ - اسمعیل صاحب 〃 〃
۱۴۲۰ - علم دین صاحب 〃 〃
۱۴۲۱ - سابق ریلوہال کرامت اللہ 〃 گوجرانوالہ
۱۴۲۲ - زینب بی بی صاحب 〃 〃
۱۴۲۳ - حویلی صاحب 〃 〃
۱۴۲۴ - بشیر الدین خاں صاحب 〃 کیمبلپور
۱۴۲۵ - طفیل احمد صاحب 〃 جالندھر
۱۴۲۶ - پی کے محمد صاحب 〃 کیمبلپور
۱۴۲۷ - خان بہادر صاحب 〃 جہلم
۱۴۲۸ - غلام احمد صاحب 〃 شاہپور
۱۴۲۹ - فضل الٰہی صاحب 〃 بلند شہر
۱۴۳۰ - غلام صدیق ولد شیخ محمد بخش صاحب رئیس۔ ضلع گجرات
۱۴۳۱ - جعفر خاں صاحب 〃 کیمبل پور
۱۴۳۲ - غلام محمد صاحب 〃 〃
۱۴۳۳ - احمد دین ولد رکن الدین 〃 جہلم
۱۴۳۴ - احمد دین ولد عنایت اللہ 〃 〃
۱۴۳۵ - حسن دین صاحب 〃 〃
۱۴۳۶ - غلام حسن صاحب 〃 〃
۱۴۳۷ - مولوی فیروز محمد صاحب 〃 〃
۱۴۳۸ - محمد خاں صاحب 〃 〃
۱۴۳۹ - اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۱۴۴۰ - ولی شیر خاں صاحب 〃 فرخ آباد
۱۴۴۱ - والدہ محمد خاں صاحب 〃 〃
۱۴۴۲ - شہزادہ خانصاحب 〃 〃

۱۴۴۳ - گھسیٹے خاں صاحب ضلع فرخ آباد
۱۴۴۴ - بنت اللہ شہزادہ خانصاحب 〃 〃
۱۴۴۵ - بنت دوم 〃 〃 〃
۱۴۴۶ - بنت سوم 〃 〃 〃
۱۴۴۷ - بیوہ بندہ علی خانصاحب 〃 〃
۱۴۴۸ - محمود خانصاحب 〃 〃
۱۴۴۹ - اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۱۴۵۰ - تراب خاں صاحب 〃 〃
۱۴۵۱ - اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۱۴۵۲ - بنت اول بندہ علی خانصاحب 〃 〃
۱۴۵۳ - بنت دوم 〃 〃 〃 〃 〃
۱۴۵۴ - بنت سوم 〃 〃 〃 〃 〃
۱۴۵۵ - بیوہ لعل خاں صاحب 〃 〃
۱۴۵۶ - صدیق خانصاحب 〃 〃
۱۴۵۷ - دختر لعل خانصاحب 〃
۱۴۵۸ - عبدالغفور خانصاحب 〃 〃
۱۴۵۹ - سحاب خاں صاحب 〃 〃
۱۴۶۰ - ہمشیرہ سحاب خانصاحب 〃 〃
۱۴۶۱ - مہربان خاں صاحب 〃 〃
۱۴۶۲ - زوجہ 〃 〃 〃 〃 〃
۱۴۶۳ - دین محمد خاں صاحب 〃 〃
۱۴۶۴ - شیر محمد خان صاحب 〃 〃
۱۴۶۵ - دختر اول مہربان خانصاحب 〃 〃
۱۴۶۶ - دختر دوم مہربان خاں 〃 〃
۱۴۶۷ - جبو خاں صاحب 〃 〃
۱۴۶۸ - زوجہ 〃 〃 〃 〃
۱۴۶۹ - سہراب خاں صاحب 〃 〃
۱۴۷۰ - تراب خاں صاحب 〃 〃
۱۴۷۱ - ہمشیرہ اول تراب خانصاحب 〃 〃
۱۴۷۲ - ہمشیرہ دوم تراب خاں 〃 〃
۱۴۷۳ - ہمشیرہ سوم تراب خاں 〃 〃
۱۴۷۴ - فتح خاں صاحب 〃 〃
۱۴۷۵ - زوجہ فتح خاں 〃 〃
۱۴۷۶ - دختر 〃 〃 〃 〃
۱۴۷۷ - دلاور خاں صاحب 〃 〃
۱۴۷۸ - زوجہ 〃 〃 〃 〃 〃

۱۴۷۹ - مل خاں صاحب ضلع فرخ آباد
۱۴۸۰ - بشو خاں صاحب 〃 〃
۱۴۸۱ - بلنو خاں صاحب 〃 〃
۱۴۸۲ - زوجہ بلنو خانصاحب 〃 〃
۱۴۸۳ - دختر اول بلنو خاں 〃 〃
۱۴۸۴ - دختر دوم 〃 〃 〃
۱۴۸۵ - 〃 سوم 〃 〃 〃
۱۴۸۶ - سکندر خانصاحب 〃 〃
۱۴۸۷ - سنگیخان صاحب 〃 〃
۱۴۸۸ - زوجہ 〃 〃 〃 〃
۱۴۸۹ - رسال خاں 〃 〃 〃
۱۴۹۰ - زوجہ 〃 〃 〃 〃 〃
۱۴۹۱ - دختر اول 〃 〃 〃 〃
۱۴۹۲ - دختر دوم 〃 〃 〃 〃
۱۴۹۳ - بیوہ فقیر صاحب 〃 〃
۱۴۹۴ - عنایت علی 〃 〃 〃
۱۴۹۵ - غلام علی صاحب 〃 〃
۱۴۹۶ - [illegible] خاں صاحب 〃 [illegible]
۱۴۹۷ - غلام قادر صاحب ضلع گورداسپور
۱۴۹۸ - عبدالجلیل صاحب 〃 〃

مختصر ضروری خبریں

جدہ - ۱۹ جنوری۔ طیاروں کے ذریعہ سے دیکھ بھال کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جدہ کے باہر وہابی افواج کا کثیر اجتماع ہے۔ بہت جلد شہر پر حملہ ہونے والا ہے۔ خشکی کی طرف سے شہر کے اطراف میں خاردار تاروں کا جال لگا کر محفوظ کر دیا گیا ہے۔ شہر میں سونے کی بڑی مقدار تھی۔ جس کو انگریزی جنگی جہاز کلیمٹس پر منتقل کر دیا گیا۔

طہران - ۱۹ جنوری (پانیر کا خاص تار) کل وزیر جنگ کے حکم سے جنرل امیر اقتدار وزیر داخلہ کو عساکر ایران کے خلاف غداری کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ جس سے ملک میں تعجب اور حیرت طاری ہو گئی۔ جنرل مذکور کو سردار سپاہ کا نہایت دوست حامی اور سب سے بڑا دوست خیال کیا جاتا تھا۔ اور وہ سردار سپاہ کے ہمراہ تازہ مہم میں جانب خوزستان بھی گئے تھے۔ دیگر گرفتاریاں بھی بیان کی جاتی ہیں۔

اخبار "الاقبال" [illegible] رقمطراز ہے۔ کہ روز بروز فلسطین میں یہودی توطن پذیروں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اخبار مذکور کو معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ نے جنرل موسنے کو بجائے ہربرٹ سموئیل وہاں کا ہائی کمشنر بنایا ہے۔

لنڈن - ۱۸ جنوری (ٹائمز کا خاص تار) فرانس کی آج کل بے انتہا خواہش یہ ہے۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ جاپانی تجارت پر قبضہ کیا جائے۔ ماہ فروری میں ایک سرکاری عہدیدار کی قیادت میں ایک اہم تجارتی و حرفتی وفد جاپان جانے والا ہے۔ جو وہاں جا کر جاپان کی مختلف کمپنیوں کو بتائیگا کہ فرانس کے کونسے کارخانے کیا کیا اور کتنا کتنا کام بنا سکتے ہیں۔ یہ وفد فرمائشات حاصل کر کے فرانس کو روانہ کر دے گا۔

پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ ممالک متحدہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ ان اخراجات کی واپسی کا کوئی مطالبہ کرنا نہیں چاہتے۔ جو کہ ریاست کو گذشتہ جنگ میں معمولی اخراجات زائد اس سے زیادہ شاہی فوجی خدمت کے سلسلے میں برداشت کرنے پڑتے تھے۔ ان اخراجات کی مجموعی تعداد ۲۱ لاکھ ۸۶ ہزار ۳ سو ۵۱ / ۳ / ۵ پائی ہے۔

ولائتی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکہ اور آسٹریلیا کو خوش کرنے کے لئے برطانیہ نے سنگاپور میں جنگی جہازوں یا آلات پرواز کا مستقر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن اس سے جاپان کے برطانیہ کا دشمن بن جانے کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

امرت سر ۲۱ جنوری۔ نابھہ جیل سے ڈھائی سو اکالی رہا ہو کر امرت سر پہونچ گئے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ان کی رہائی کا باعث کیا ہے۔

گجرات ۲۱ جنوری سر میلکم ہیلی گورنر پنجاب کل یہاں پہنچے۔ سٹیشن پر سرکاری حکام اور معززین نے آپ کا استقبال کیا۔ سٹیشن سے شہر تک لوگ بھرے ہوئے تھے۔ آپ نے زنانہ ہسپتال کا معائنہ کیا۔ زمیندار سکول کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ اور بلدیہ وغیرہ کی طرف سے ایڈریس لیا۔ اور ان کا جواب دیا۔

سیالکوٹ - ۲۰ جنوری۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ [illegible] میں کسی آرڈیننس کا اجرا ہونے والا ہے۔ یہ خبر [illegible] اور بے بنیاد ہے۔

اشتہارات

اشتہار بعدالت شیخ محمد حسین سب جج درجہ چہارم شہر راولپنڈی

لال ولد کالا خان سکنہ آڈرہ تحصیل راولپنڈی مدعی

بنام

نقو ولد کاموں ساکن موہڑی تحصیل راولپنڈی۔ مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ ۲۸۵ روپیہ بروئے تمسک

بنام نقو ولد کاموں ساکن موہڑی تحصیل راولپنڈی۔ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ صدر مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اس کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ ۲۸ جنوری ۱۹۲۵ء کو حاضر عدالت ہذا نہ ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی ضابطہ کی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۹ر جنوری ۱۹۲۵ء بثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

بعدالت خان ذکاء الدین صاحب۔ ایم اے۔ ایم۔ بی (ایس)۔ عدالت خفیفہ۔ امرتسر

منشی علی احمد خلف چوہدری نور محمد ہیڈ کنسٹیبل۔ پولیس تھانہ سرہالی۔ مدعی

بنام

غلام رسول ولد مستری امام الدین گوجر۔ سکنہ دینا نگر اندرون دروازہ۔ ضلع گورداسپور۔ مدعا علیہ

دعویٰ ۱۲۰ روپیہ

مقدمہ مندرجہ میں مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکورہ بالا اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ۱۴ر فروری ۱۹۲۵ء حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی یا جوابدہی مقدمہ مذکورہ نہ کرے گا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۲ر جنوری ۱۹۲۵ء بثبت دستخط میرے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

لڑکے کیلئے زکی رشتہ درکار ہے

ایک لڑکی کے لئے کے زئی قوم میں رشتہ درکار ہے۔ لڑکا صالح احمدی نوجوان اچھے روزگار والا ہو۔
خط و کتابت معرفت اکمل قادیان

ہم ثواب و ہم خرما

اخبار فاروق کی خریداری سال رواں کے لئے آسان کردی گئی ہے۔ جو خریدار امسال فاروق کو سال بھر کا پیشگی چندہ عطا کریں ان کو ایک روپیہ کی اور جو ششماہی چندہ ادا کریں۔ ان کو آٹھ آنہ کی مندرجہ ذیل لاجواب کتابیں مفت دیجائینگی۔ فاروق مہینہ میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ للعہ اور ششماہی دو روپیہ ہے۔ سال بھر کی خریداری کے لئے ایک روپیہ کی کتابیں للعہ میں اور ششماہی کی خریداری کے لئے آٹھ آنہ کی کتابیں عہ میں معہ محصولڈاک بذریعہ وی پی ارسال ہونگی۔ کتابیں یہ ہیں۔ نیوک توحید کا آئینہ۔ ازالۃ الشکوک۔ رسالہ گوشت خوری۔ ایک مسلمان کا پیغام۔ تنبیہہ زبانداراز۔ کلام الامام۔ بیدائش عالم۔ التنقید۔ چونکہ فاروق کی اشاعت کم ہے۔ اور موجودہ اشاعت پر اس کا جاری رہنا ناممکن ہے۔ اور ایک جاری شدہ قومی پرچہ کا بند ہو جانا قوم کے لئے شرمناک ہے۔ اس لئے یہ رعایت کی گئی ہے۔ تاکہ خریداری میں آسانی اور ترقی ہو۔ امید ہے۔ کہ دوست بہت خریداری کر کے ایک قومی پرچہ کو زندہ رکھنے کا ثواب بھی حاصل کرینگے اور رعایت سے بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور سال بھر اخبار بھی پڑھیں گے۔

المشتہر ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

احکام القرآن

نئی کتاب پہلی جلد

یہ کتاب اس سال کی جدید تالیفات میں سے وہ نہایت اہم اور مفید کتاب ہے جسکے بارے میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پندرہ سولہ ہزار کے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی زبان مبارک سے بڑے پرزور الفاظ میں سفارش فرمائی تھی۔ اب ذیل میں بھی حضور ممدوح کے تحریری ارشاد عالی کی طرف احباب کو توجہ دلانے پر اکتفا کرتا ہوں۔ تاآپ جلد سے جلد منگا کر اس کتاب سے مستفیض ہوں۔ وھو ہذا

حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشان کردہ قرآن کریم کے مطابق احکام القرآن کو ایک کتاب میں جمع کر کے چھپوا دیا ہے۔ میرے نزدیک اس کتاب کے ذریعہ سے انسان آسانی سے اس امر کو معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اسلام اس سے کیا چاہتا ہے۔ اگر اس کتاب کو بطور تلاوت نہ پڑھا جاوے۔ بلکہ بطور ایک کتاب کے اس کا مطالعہ کیا جائے۔ تو امید ہے کہ بہت مفید ہوگی۔ خاکسار مرزا محمود احمد

ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد الدین احمدی۔ گوجرانوالہ پنجاب۔
محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

دنیا میں بے نظیر تحفہ حب اٹھرا

اٹھرا کیا ہے

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن کر پیارے بچوں سے خالی تھے اور وہ مایوس انسان جو اولاد زندہ نہ رہنے کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا تھے۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا۔ صحیح سلامت و مضبوط پیدا ہو کر طبعی عمر پانے والا۔ والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا۔

المشتہر:۔ عبدالرحمٰن کاغانی۔ دواخانہ رحمانی قادیان ضلع

اکسیر تسہیل ولادت

کا اشتہار کئی بار الفضل میں شائع ہوا۔ دوستوں نے منگوایا استعمال کیا بے حد مفید پایا۔ چونکہ الفضل کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں اس لئے کچھ عرصہ کے لئے اشتہار بند کر دیا گیا۔ مگر پھر بھی آج تک دوست منگواتے ہیں۔ اسلئے اگر اشتہار نہ بھی نکلے۔ تو دوست منگوا سکتے ہیں۔ اس بات کو نوٹ کرلیں۔ یہ ولادت کے موقعہ پر بیحد غمخوار چیز ہے۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپے۔ معہ محصولڈاک

مینیجر شفاخانہ دلپذیر بسلانوالی (لائن سرگودہا)

نکاح مطلوب ہے

میں ایک احمدی ہوں عمر ۵۰ یا ۶۰ کے درمیان ہے۔ قوی مضبوط بدن تندرست ہے۔ جائداد دس ہزار روپیہ کی پنجاب میں ہے۔ اور نہر جمڑاؤ سندھ پر ۷ مربعہ زمین مزروعہ۔ شادی کی ضرورت بیاعث فوت ہو جانے پہلی بیوی کے ہے۔ روبو خان سفید پوش چک ۲۰ ڈاکخانہ منڈی جان محمد خان ضلع تھرپارکر۔ سندھ

میٹرک پاس مسلم استانی کی ضرورت

ہمارے ایک مکرم معظم کلکٹر صاحب کو میٹرک پاس مسلم استانی کی اپنے گھر کے بچوں کی تعلیم کیلئے ضرورت ہے۔ احمدی ہو تو بہت بہتر۔ خط و کتابت معرفت اکمل۔ قادیان